کس جانور کی قربانی افضل ہے؟

ریفرنس نمبر:har5007 تاریخ:06-12-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کس جانور کی قربانی افضل ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جانور میں افضل ہونے کے اسباب تین ہیں۔(1) گوشت زیادہ ہونا۔(2) قیمت زیادہ ہونا۔(3) گوشت کا اطیب (اچھا) ہونا۔

ان اسباب میں قوت کے اعتبار سے بھی یہی ترتیب ہے یعنی جس جانور کا گوشت زیادہ ہو گا، وہ معتمد و مختار قول کے مطابق کم گوشت والے سے مطلقا افضل ہے، چاہے کم گوشت والا قیمت اور اطیب ہونے میں زیادہ ہو۔ جیسے اونٹ گائے سے افضل ہے۔ گائے بکری، مینڈھے وغیرہ سے افضل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گوشت زیادہ ہونے میں تقسیم میں وسعت ہو گی اور اس طرح فقراء کا نفع زیادہ ہو گا۔ زیادہ گوشت والے کی ترجیح پر دلیل نیچے فتاوی قاضی خان سے بکری اور بدنہ کے متعلق مذکور جزئیہ ہے۔

دوسرے درجے کی ترجیح قیمت زیادہ ہونا ہے یعنی اگر گوشت کی مقدار برابر ہو تو اب قیمت کی طرف دیکھا جائے گا، جس کی قیمت زیادہ ہو، اس کو ترجیح دی جائے گی اگرچہ دوسرا اس سے اطیب ہو۔ جیسا کہ نیچے تتارخانیہ کے جزئیہ میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق فحل اور خصی گوشت میں برابر ہیں مگر فحل کے قیمت میں زائد ہونے کی وجہ سے اسے خصی پر اس کے گوشت کے اچھے ہونے کے باوجود ترجیح دی گئی۔

تیسرے درجے کی ترجیح گوشت کا اطیب ہونا ہے یعنی گوشت کی مقدار اور قیمت برابر ہو تو اب اطیب ہونے کے اعتبار سے ترجیح دی جائے گی۔ جیسے اونٹ اور گائے کے نر و مادہ میں سے مادہ کی قربانی کو نر کی قربانی سے ترجیح گوشت کے اطیب ہونے کے اعتبار سے ہے۔

درمختار میں ہے:"الشاۃ افضل من سبع البقرۃ اذا استویا فی القیمۃ واللحم، والکبش افضل من النعجۃ اذا استویا فیھما، والانثی من المعز افضل من التیس اذا استویا قیمۃ، والانثی من الابل والبقرۃ افضل ، حاوی، وفی الوھبانیۃ ان الانثی افضل من الذکر اذا استویا قیمۃ" بکری گائے کے ساتویں حصہ سے افضل ہے، جبکہ دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں اور مینڈھا، بھیڑ سے افضل ہے جبکہ دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں، اور بکری بکرے سے افضل ہے جبکہ دونوں قیمت میں برابر ہوں، اور اونٹنی اور گائے (اونٹ اور بیل سے) افضل ہیں، حاوی، اور وہبانیہ

میں ہے کہ مادہ نر سے افضل ہے جبکہ دونوں قیمت میں برابر ہوں۔ **(درمختار مع ردالمحتار، ج9، ص534، مطبوعہ کوئٹہ)**

ردالمحتار میں ہے: "قولہ: (اذا استویا الخ) فان کان سبع البقرة اکثر لحما فھو افضل، والاصل فی ھذا اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبھما لحما افضل، واذا اختلفا فیھما فالفاضل اولی۔ تاتر خانیة" پس اگر گائے کا ساتواں حصہ زیادہ گوشت والا ہو تو وہ ہی افضل ہے، اور اس بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ جب دونوں جانور گوشت اور قیمت میں برابر ہوں تو ان میں عمدہ گوشت والا افضل ہے، اور اگر گوشت اور قیمت میں برابر نہ ہوں تو خوبی میں زائد بہتر ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، ج9، ص534، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے: "قولہ: (اذا استویا فیھما) فان کانت النعجة اکثر قیمة او لحما فھی افضل۔ ذخیرة۔ ط" مصنف علیہ الرحمۃ کا قول: (جب دونوں گوشت و قیمت میں برابر ہوں) تو اگر بھیڑ گوشت یا قیمت میں زیادہ ہو تو وہی افضل ہے۔ ذخیرۃ۔ طحطاوی۔ **(ردالمحتار مع الدرالمختار، ج9، ص534، مطبوعہ کوئٹہ)**

بہار شریعت میں ہے: "بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصہ کے برابر ہو تو بکری افضل ہے اور گائے کے ساتویں حصہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے یعنی جب دونوں کی ایک ہی قیمت ہو اور مقدار بھی ایک ہی ہو تو جس کا گوشت اچھا ہو وہ افضل ہے اور اگر گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے اور مینڈھا بھیڑ سے اور دنبہ دنبی سے افضل ہے جبکہ دونوں کی ایک قیمت ہو اور دونوں میں گوشت برابر ہو۔ بکری بکرے سے افضل ہے مگر خصی بکرا بکری سے افضل ہے اور اونٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جبکہ گوشت اور قیمت میں برابر ہوں۔"

(بہار شریعت، ج3، ص340، مکتبۃ المدینہ کراچی)

شرح وہبانیہ میں ہے: "وجہ کون السبع اولی اذا کان اغلی و اکثر لحما فانہ متی کان اکثر منھا ثمنا کان اکثر لحما و متی کان اکثر لحما کان انفع للفقراء واوسع والتوسعة فی ذلک الیوم مندوب الیھا۔" ساتواں حصہ جب زیادہ قیمت اور زیادہ گوشت والا ہو تو اس کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ زیادہ قیمت والا ہو گا تو زیادہ گوشت والا ہو گا اور جب وہ زیادہ گوشت والا ہو گا تو فقراء کے لئے زیادہ فائدہ مند اور زیادہ وسعت والا ہو گا اور اس دن وسعت مستحب ہے۔

(شرح وھبانیہ، ص232، مخطوط)

فتاوی قاضی خان میں ہے: "قال بعضھم: اذا کان قیمة الشاة اکثر من قیمة البدنة فالشاة افضل لان الشاة کلھا تکون فرضاً و البدنة سبعھا یکون فرضاً، والباقی یکون نفلاً و ما کان کلھا فرضاً کان افضل۔ وقال الشیخ الامام الجلیل ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالی: البدنة تکون افضل لانھا اکثر لحماً من

الشاۃ و ما قالو: بان البدنۃ یکون بعضھا نفلاً فلیس کذلک بل اذا ذبحت عن واحد کان کلھا فرضاً۔و شبہ ھذا بالقراءۃ فی الصلاۃ لو اقتصر علی ما تجوز بہ الصلوۃ، جازت ولو زاد علیھا یکون الکل فرضا۔ ‘‘بعض فقہاء نے فرمایا: جب بکری کی قیمت بدنہ (گائے، اونٹ) سے زیادہ ہو تو بکری افضل ہے کیونکہ بکری پوری کی پوری فرض کے طور پر ہو گی اور بدنہ کا ساتواں حصہ فرض کے طور پر ہو گا اور باقی نفل، اور جو چیز پوری فرض واقع ہو وہ زیادہ فضیلت والی ہو گی۔ اور شیخ امامِ جلیل ابو بکر محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: بدنہ افضل ہے کیونکہ وہ بکری سے گوشت کے اعتبار سے زائد ہوتا ہے، اور انہوں نے جو فرمایا: کہ اس کا بعض نفل ہو گا، تو ایسا نہیں ہے بلکہ بدنہ جب ایک شخص کی طرف سے ذبح کیا جائے تو پورا ہی فرض کے طور پر ہو گا۔ اور اس کو تشبیہ دی جائے گی نماز میں قراءت کے ساتھ کہ اگر نمازی نے اتنی مقدار پر اکتفاء کیا جس سے نماز جائز ہو جاتی ہے، تو یہ جائز ہے اور اگر اس مقدار سے زیادتی کی تو پوری قراءت فرض واقع ہو گی۔

(فتاوی قاضی خان، ج3، ص235، مطبوعہ کوئٹہ)

اسلوب سے ظاہر ہے کہ علامہ قاضی خان علیہ الرحمۃ کے نزدیک راجح و مختار دوسرا قول ہے کہ دوسرے قول کو آپ نے دلیل سے مزین کیا ہے اور یہ اعتماد و اختیار کی دلیل ہے اور جہاں ترجیح میں اختلاف ہو، علامہ قاضی خان علیہ الرحمہ کی ترجیح کو فوقیت حاصل ہوتی ہے اور یہاں جب پہلے قول کی کوئی ترجیح موجود نہیں تو ضرور امام قاضی خان علیہ الرحمۃ کی ترجیح پر عمل کیا جائے گا۔ اس طرح یہ مسئلہ زائد گوشت والے کے مطلقاً افضل ہونے کی دلیل بنے گا کہ یہاں بکری کے قیمت اور اطیب ہونے میں زائد ہونے کے باوجود امام جلیل ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے بدنہ کو اس کے گوشت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے افضل قرار دیا۔ اوپر مذکور بہار شریعت کے یہ الفاظ ’’گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ وہ افضل‘‘ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں کہ ان میں بھی مدار گوشت کے زائد ہونے پر رکھا گیا ہے، قیمت کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیمت چاہے کم ہو یا زیادہ گوشت اگر زیادہ ہو تو اسی کو افضل قرار دیا جائے گا۔

شرح عقود رسم المفتی میں ہے: ’’لو ذکروا قولین مثلا وعللوا لاحدھما کان ترجیحا لہ علی غیر المعلل کما افادہ الخیر الرملی فی کتاب الغصب من فتاواہ الخیریۃ ونظیرہ ما فی التحریر وشرحہ فی فصل الترجیح فی المتعارضین ان الحکم الذی تعرض فیہ للعلۃ یترجح علی الحکم الذی لم یتعرض فیہ لھا لان ذکر علتہ یدل علی الاھتمام بہ والحث علیہ۔‘‘ مثال کے طور پر اگر فقہاء نے دو قول ذکر کئے ہوں اور ان میں سے ایک کی علت بیان کی ہو تو اس کو، غیر معلل (جس کی علت بیان نہیں کی گئی) پر ترجیح حاصل ہو گی جیسا کہ امام خیر الدین الرملی نے اپنے فتاوی خیریہ کی کتاب الغصب میں یہ فائدہ بیان کیا ہے اور اس کی نظیر وہ ہے جو تحریر اور شرح تحریر کی فصل الترجیح فی المتعارضین میں ہے کہ وہ

حکم جس کی علت بیان کی گئی ہو وہ راجح ہوتا ہے اس حکم پر جس کی علت بیان نہ کی گئی ہو کیونکہ اس کی علت کا ذکر اس کے اہم ہونے اور اس پر ابھارنے پر دلالت کرتا ہے۔ (شرح عقود رسم المفتی، ص37، مطبوعہ لاہور)

فتاوی تتارخانیہ میں ہے:" والاصل فی ھذا انھما اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبھما لحما افضل، واذا اختلفافی اللحم والقیمة فالفاضل اولی۔اذا ثبت ھذا فنقول: الفحل بعشرین وذلک قیمته افضل من خصی قیمته خمسة عشر وان کان الخصی اطیب لحماً وان استویا فی القیمة والفحل اکثر لحماً فالفحل افضل و کذا الکبش والنعجة اذا استویا فی القیمة واللحم فالکبش افضل وان کانت النعجة اکثر قیمة او لحماً فھو افضل۔" اور اس بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ جب دونوں جانور گوشت اور قیمت میں برابر ہوں تو ان میں عمدہ گوشت والا افضل ہے، اور اگر گوشت اور قیمت میں مختلف ہوں تو خوبی میں زائد بہتر ہے۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی تو ہم کہتے ہیں وہ سانڈ جس کی قیمت بیس ہو اس خصی سے افضل ہے جس کی قیمت پندرہ ہو اگرچہ خصی گوشت کے اعتبار سے زیادہ عمدہ ہوتا ہے اور اگر دونوں قیمت میں برابر ہوں اور سانڈ گوشت کے اعتبار سے زیادہ ہو تو سانڈ افضل ہے اور اسی طرح مینڈھا اور بھیڑ جب دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں تو مینڈھا افضل ہے اور اور اگر بھیڑ قیمت یا گوشت کے اعتبار سے زیادہ ہو تو یہی افضل ہے۔
(تتارخانیہ، ج17، ص434، مطبوعہ کوئٹہ)

تتارخانیہ کے مذکورہ بالا جزئیہ میں فحل و خصی کا گوشت میں برابر ہونا اگرچہ صراحتاً مذکور نہیں، لیکن مصنف علیہ الرحمہ کی مراد اسی صورت کی ترجیح بیان کرنا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہاں سے چونکہ مصنف علیہ الرحمہ "فاضل" کی صورت بیان کر رہے ہیں لہذا مصنف کی مراد یہ صورت ہرگز نہیں ہو سکتی کہ فحل قیمت میں تو زائد ہو مگر گوشت میں خصی سے کم ہو کہ اس صورت میں فحل "فاضل" نہیں ہو گا بلکہ خصی کو ترجیح ہو گی کہ گوشت میں زائد ہونے کے ساتھ، گوشت کے اچھے ہونے والی خوبی بھی اس میں موجود ہے، لہذا یہ صورت یہاں مراد نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ کہ فاضل کے تحت یہاں دو صورتیں ممکن ہیں ۔(1) فحل قیمت میں زائد ہونے کے ساتھ گوشت میں بھی زائد ہو تو بھی فاضل ہونے کی وجہ سے ترجیح ہو گی۔(2) فحل قیمت میں تو زائد ہو مگر گوشت میں دونوں برابر ہوں تو اگرچہ خصی کا گوشت اچھا ہوتا ہے تب بھی فحل کو ترجیح ہو گی۔ مصنف علیہ الرحمہ کے کلام میں اگر غور کیا جائے تو ان کے ان الفاظ "وان کان الخصی اطیب لحماً" سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی مراد اسی دوسری صورت کی ترجیح بیان کرنا ہے کہ تردد اسی میں ہے کہ فحل اگرچہ قیمت میں زائد ہے مگر گوشت خصی کا اچھا ہے تو تردد ہو سکتا تھا کہ کس کو ترجیح دی جائے؟ تو یہ مسئلہ بیان کر کے اس طرف اشارہ فرما دیا کہ قیمت یا گوشت میں زائد ہونے والی خوبی گوشت اچھے ہونے والی خوبی سے برتر ہے، جبکہ پہلی صورت میں کسی قسم کا تردد نہیں کہ وہاں فحل قیمت کے ساتھ ساتھ گوشت

میں بھی زائد ہے، لہذا وہاں تو فخل کے افضل ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اشکال: اوپر جانوروں میں افضلیت کے لئے گوشت وقیمت واطیب ہونے کے اعتبار سے تفصیل کی گئی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر تقیید مطلقاً کسی بھی جانور کو قربانی کے اعتبار سے افضل نہیں کہا جاسکتا، حالانکہ مرقات میں اونٹ کو مطلقاً افضل قرار دیا گیا ہے، اس کے بعد گائے کو، پھر بکری کو پھر بھیڑ کو۔ چنانچہ مرآۃ المناجیح میں ہے: "مرقات نے یہاں فرمایا کہ افضل قربانی اونٹ کی ہے پھر گائے کی پھر بکری کی پھر بھیڑ کی۔"

(مرآۃالمناجیح، ج2، ص353، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

جواب: یہاں ان جانوروں کے حصے مراد نہیں ہیں بلکہ پورے جانور کی دوسرے پورے جانور پر افضلیت کی بات ہے اور اس اعتبار سے عموماً اونٹ بقیہ تمام سے گوشت وقیمت میں چونکہ زیادہ ہوتا ہے، لہذا وہی افضل ہوگا، یونہی پوری گائے بکری اور بھیڑ سے گوشت اور قیمت میں زائد ہوتی ہے لہذا وہی افضل ہوگی، یہ مطلب نہیں کہ اونٹ یا اس کا حصہ گائے یا اس کے حصے سے گوشت وقیمت میں چاہے کم ہو تب بھی افضل ہے، وعلی ھذا القیاس۔ اس تفصیل پر دلیل یہ ہے کہ مرقات جیسی عبارت بعض دیگر فقہاء نے بھی تحریر فرمائی لیکن ساتھ ہی قیمت و گوشت والی تفصیل بھی بیان کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم مطلق نہیں ہے بلکہ قیمت و گوشت والی تفصیل کے ساتھ مقید ہے۔

محیط میں اونٹ کے افضل ہونے کے متعلق ہے: "في أضاحي الزعفراني: البعير أفضل من البقر؛ لأنه أعظم۔" اونٹ گائے سے افضل ہے کیونکہ وہ بڑا (گوشت میں زائد) ہوتا ہے۔

(المحیط البرھانی، ج8، ص468، مطبوعہ کراچی)

فتاوی بزازیہ میں ہے: "الابل افضل ثم البقر ثم الغنم من المعز والبقر افضل من الشاۃ اذا استویا قیمۃ لانہ اعظم واکثر والشاۃ افضل من سبع البقرۃ اذا استویا قیمۃ ولحماً فاذا استویا قیمۃ فاطیبھما لحماً افضل وان اختلفا فالفاضل افضل۔" اونٹ افضل ہے پھر گائے پھر بکری، بھیڑ سے اور گائے بکری سے افضل ہے جبکہ دونوں قیمت میں برابر ہوں کیونکہ گائے زیادہ عظیم اور زیادہ گوشت والی ہے اور بکری گائے کے ساتویں حصہ سے افضل ہے، جبکہ دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں پس جب دونوں قیمت کے اعتبار سے برابر ہوں تو ان میں عمدہ گوشت والا افضل ہوگا اور اگر قیمت و گوشت میں مختلف ہوں تو خوبی میں زائد افضل ہوگا۔ (فتاوی بزازیہ، ج2، ص408، مطبوعہ کراچی)

اسی طرح کی عبارت محیط برہانی میں ہے: "قال الشیخ ابو محمد البقرۃ افضل من الشاۃ فی الاضحیۃ اذا استویا فی القیمۃ لانھا اعظم واکبر والشاۃ افضل من سبع البقرۃ اذا استویا فی القیمۃ واللحم وان کان سبع البقرۃ اکثر

لحماً فسبع البقرة افضل والاصل فی ھذا انھما اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبھما لحماً افضل واذا اختلفا فی اللحم والقیمة فالفاضل اولی۔" شیخ ابو محمد نے فرمایا: قربانی میں گائے بکری سے افضل ہے جب کہ دونوں قیمت میں برابر ہوں کیونکہ گائے زیادہ عظیم اور بڑی ہے اور بکری گائے کے ساتویں حصہ سے افضل ہے، جبکہ دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں اور اگر گائے کا ساتواں حصہ گوشت کے اعتبار سے زیادہ ہو تو گائے کا ساتواں حصہ افضل ہے اور اس بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ جب دو جانور گوشت اور قیمت میں برابر ہوں تو ان میں عمدہ گوشت والا افضل ہے، اور اگر گوشت اور قیمت میں مختلف ہوں تو خوبی میں زائد بہتر ہے۔ (المحیط البرھانی، ج8، ص468، مطبوعہ کراچی)

مذکورہ بالا عبارت سے مدعا ثابت ہے کہ اولاً اس میں پورے جانور کا دوسرے جانور سے تقابل کیا گیا ہے، یہ مراد نہیں ہے کہ گائے کا ایک حصہ چاہے بکری سے گوشت و قیمت میں کم ہو تب بھی افضل ہے اور ثانیا یہ کہ عبارت کے یہ الفاظ" لانہ اعظم و اکبر" واضح طور پر ہماری تائید کر رہے ہیں کہ اس میں گائے کے بکری سے افضل ہونے کی وجہ اس کے گوشت کے زیادہ ہونے کو بنایا جا رہا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بالفرض بکری میں اگر گوشت زیادہ ہو تو یہ حکم نہیں ہوگا، لہٰذا مرقات میں جو حکم مذکور ہوا، اس کی بنیاد بھی قیمت و گوشت والی تفصیل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہے اور وہ فقہاء کی بیان کردہ تفصیل کے خلاف نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

20 ربیع الثانی 1442ھ/06 دسمبر 2020ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے